اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امام اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ارشادات کا مجموعہ
مع تخریج و تسہیل
مسمّٰی بنام تاریخی الملفوظ ۱۳۳۸ھ
معروف بہ
رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت
مکمل 4 حصے
مؤلف: شہزادۂ اعلیٰ حضرت تاجدارِ اہلسنت مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا
محمد مصطفےٰ رضا خان
مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC 1286
المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)
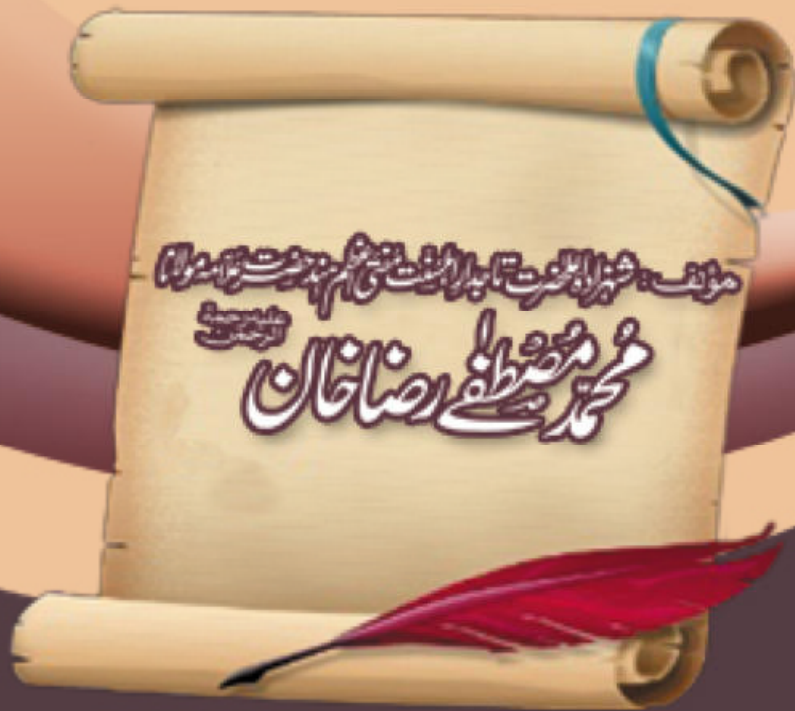
www.sirat-e-mustaqeem.com

اعلیٰ حضرت مجدِدِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّ حِیۡم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ

سنِ طباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net
E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

مَدَنی التجاء: کسی اور کو یہ (تخریج شدہ) کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ھے۔

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **فرماتے ہیں: توکُّل** ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص۳۷۹) **یعنی اسباب** ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اِن دونوں واقعوں کولکھ کر ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ اعتراض کیا کہ دونوں کا جواب آپس میں مُوافق (یعنی یکساں) نہیں اور میں نے اس کے حاشیے پر یہ جواب لکھا کہ ''امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''مقامِ تشریع''میں تھے۔(یعنی منصب قضا پر تھے) اُن کے اَفعال واَقوال واَحوال یہاں تک کہ ان کی ایک ایک وَضع (یعنی طور طریق) سے اِستِدلال کیا جاتا ہے اور یہ (یعنی حضرت محبوبِ الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تھے ''مقامِ تَبَتُّـل''میں۔(یعنی صوفی تھے) اُن کا مرتبہ اِن کے مرتبہ سے علیٰحدہ ہے۔ یہاں غیر سے بالکل اِنقِطَاع (یعنی جدائی) ہے بخلاف اس کے ان کا ایک ایک فعل بلکہ ان کی پوشِش (یعنی لباس) تک حجت (یعنی دلیل) ہوتی ہے۔اُن کے تمام حالات منقول ہوتے ہیں۔

یومِ شک کا روزہ اور امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکایت

کُتبِ فقہ میں ہے کہ ایک مرتبہ آپ ''یَو مُ الشَّك''میں یعنی جس روز شُبہ ہو کہ وہ رمضان کی پہلی ہے یا شعبان کی تیس۔آپ بعدِ ضحوہ کبریٰ[1] کے بازار میں تشریف لائے اور فرمایا:''روزہ کھول دو''۔اُس وقت کی وَضع منقول ہے کہ سیاہ گھوڑے پر سوار تھے،سیاہ لباس پہنے تھے،سیاہ عمامہ باندھے تھے،غرض کہ سوائے رِیش (یعنی داڑھی) مبارک کے کوئی چیز سفید نہ تھی۔اس سے یہ مسئلہ اِستِنباط (یعنی ثابت) کیا گیا کہ ''سواد﴿سیاہ رنگ﴾کا پہننا جائز ہے۔ایک صاحب نے سوال کیا: آپ کا روزہ ہے یا نہیں؟ چپکے سے کان میں فرمایا:''اَنَـا صَائِمٌ میں روزہ سے ہوں۔''اس سے یہ مسئلہ نکلا کہ ''مفتی خود''یَومُ الشَّك'' میں روزہ رکھے اور عوام کو نہ رکھنے کا حکم دے۔غرض کہ حاصل جواب یہ ہے کہ آپ نے ان دونوں صاحبوں کے مَراتِب میں فرق نہیں کیا،انہوں نے یہ کہا: دونوں قولوں میں کتنا فرق ہے! لیکن دونوں (کے) مرتبوں میں بھی تو کتنا فرق ہے!

حضرت خِضَر علیہ السلام نبی ھیں

عرض: حضرت خضر علیہ السلام نبی ہیں یا نہیں؟

ارشاد: جمہور کا مذہب یہی ہے اور صحیح بھی یہی ہے کہ وہ نبی ہیں،زندہ ہیں۔(عمـدة القـاری،کتاب العلم،باب ما ذکرفی ذهاب مـوسـی......الـخ، ج۲،ص۸٤،۸٥) خدمت بحر (یعنی سمندر میں لوگوں کی رہنمائی کرنا) اِنہیں سے متعلق (یعنی انہیں کے سپرد) ہے اور

[1] :طلوعِ صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک کے نصف وقت کو ضحوہ کبریٰ اور نصف النہار شرعی کہتے ہیں۔(فتاویٰ فقیہ ملت ج۲،ص۸۵)

www.sirat-e-mustaqeem.com

اِلیاس علیہ السلام ''بَرّ'' ﴿خشکی﴾ میں ہیں۔(الاصابة فی تمیزالصحابة،حرف الخاء المعجمة،باب ماوردفی تعمیره،ج ۲،ص ۲۵۲)

انبیاء کرام علیہم السلام زندہ ہیں

﴿پھر فرمایا﴾ چار نبی زندہ ہیں کہ اُن کو وعدۂ الٰہیہ ابھی آیا ہی نہیں یوں تو ہر نبی زندہ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُّرْزَقُ

بے شک **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) نے حرام کیا ہے زمین پر کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جسموں کو خراب کرے تو **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں۔

(سنن ابن ماجه،کتاب الجنائز،باب ذکر وفاته......الخ،الحدیث ۱۶۳۷،ج۲،ص ۲۹۱)

اَنبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ایک آن کو محض تصدیقِ وعدۂ الٰہیہ کے لیے موت طاری ہوتی ہے بعد اِس کے پھر اُن کو حیاتِ حقیقی حِسّی دنیوی عطا ہوتی ہے۔

خیر اِن چاروں میں سے دو آسمان پر ہیں اور دو زمین پر۔خضر و الیاس علیہما السلام زمین پر ہیں اور ادریس و عیسٰی (علیہما السلام) آسمان پر۔(الدرالمنثور،سورۃ کھف،تحت الآیة،۶۰،ج۵،ص ۴۳۲،الاصابة فی تمییزالصحابة،حرف الخاء المعجمة،باب ماوردفی تعمیره،ج۲،ص ۲۵۲)

ہر جان کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے

عرض: حضور اِن پر موت طاری ہوگی؟

ارشاد: ضرور

كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ ؕ

ترجمۂ کنز الایمان: ہر جان کو موت چکھنی ہے

(پ ۴،ال عمران:۱۸۵)

﴿پھر فرمایا﴾ جب یہ آیت نازل ہوئی۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۚ﴿۲۶﴾

جتنے زمین پر ہیں سب فنا ہوں گے۔

(پ ۲۷،الرحمٰن:۲۶)

فرشتے خوش ہوئے کہ ہم بچے کہ ہم زمین پر نہیں، جب دوسری آیت نازل ہوئی:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ ؕ ترجمۂ کنز الایمان: ہر جان کو موت چکھنی ہے

(پ٤، ال عمران: ١٨٥)

ملائکہ نے کہا: اب ہم بھی گئے۔(روح البیان، الرحمٰن، تحت الآیۃ ٢٦، ج٩، ص ٢٩٧، ٢٩٨)

حضرت ادریس علیہ السلام کے آسمان پر جانے کا واقعہ

عرض: حضور ادریس علیہ الصلوۃ والسلام کے آسمان پر جانے کا واقعہ کیا ہے؟

ارشاد: آپ (علیہ الصلوۃ والسلام) کے واقعہ میں علماء کو اختلاف ہے، اِتنا تو ایمان ہے کہ آپ آسمان پر تشریف فرما ہیں۔ قرآنِ عظیم میں ہے:

وَّ رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِیًّا ۝۵۷ ہم نے ان کو بلند مکان پر اٹھالیا۔

(پ١٦، مریم: ٥٧)

بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ بعدِ موت آپ آسمان پر تشریف لے گئے۔(تفسیر البغوی، مریم ٥٧، ج٣، ص ١٦٧)

ایک روایت میں یہ ہے کہ ایک بار آپ دھوپ کی شدت میں تشریف لیے جا رہے تھے، دوپہر کا وقت تھا، آپ کو سخت تکلیف ہوئی۔ خیال فرمایا کہ جو فرشتہ آفتاب پر مؤکل (یعنی مقرر) ہے اس کو کس قدر تکلیف ہوتی ہوگی؟ عرض کی: اے **اللہ!** (عَزَّوَجَلَّ) اُس فرشتہ پر تخفیف (یعنی آسانی) فرما۔ فوراً دعا قبول ہوئی اور اُس پر تخفیف ہوگئی۔ اس فرشتہ نے عرض کیا: **یا اللہ!** مجھ پر تخفیف کس طرف سے آئی؟ ارشاد ہوا: ''میرے بندے ادریس (علیہ السلام) نے تیری تخفیف کے واسطے دعا کی میں نے اس کی دعا قبول کی۔'' عرض کی: مجھے اجازت دے کہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوں۔ اجازت ملنے پر حاضر ہوا۔ تمام واقعہ بیان کیا اور عرض کیا کہ ''حضرت کا کوئی مطلب ہو تو ارشاد فرمائیں۔'' فرمایا: ایک مرتبہ جنت میں لے چلو۔ عرض کی: یہ تو میرے قبضے سے باہر ہے لیکن عزرائیل مَلَكُ الْمَوْت سے میرا دوستانہ ہے، ان کو لاتا ہوں شاید کوئی تدبیر چل جائے۔ غرض عزرائیل علیہ السلام آئے، آپ نے اُن سے فرمایا: انہوں نے عرض کیا: حضور! بغیر موت کے تو جنت میں جانا نہیں ہوسکتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

فرمایا: روح قبض کرلو۔انہوں نے بحکم خدا ایک آن کے لیے روح قبض کی اور فوراً جسم میں ڈال دی۔آپ نے فرمایا: مجھ کو دوزخ و جنت کی سیر کراؤ۔حضرت عزرائیل علیہ السلام دوزخ پر لائے،طبقاتِ جہنم کُھلوائے،آپ دیکھتے ہی بے ہوش ہوکر گر پڑے۔عزرائیل علیہ السلام وہاں سے لے آئے۔جب ہوش ہوا تو عرض کیا: یہ تکلیف آپ نے اپنے ہاتھوں سے اٹھائی۔پھر جنت میں لے گئے،وہاں کی سیر کرنے کے بعد عزرائیل علیہ السلام نے چلنے کے واسطے عرض کیا۔آپ نے اِلتفات نہ فرمایا۔پھر دوبارہ عرض کیا: آپ نے جواب نہ دیا۔پھر جب انہوں نے عرض کیا تو فرمایا: ''اب چلنا کیسا،جنت میں آ کر بھی کوئی واپس جاتا ہے؟ **اللہ** تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو اِن دونوں میں فیصلہ کرنے کے واسطے بھیجا۔اس نے آ کر پہلے حضرت عزرائیل علیہ السلام سے سارا واقعہ سُنا پھر آپ سے دریافت کیا کہ آپ کیوں نہیں تشریف لے جاتے؟ ارشاد فرمایا: **اللہ** تعالیٰ فرماتا ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ ط ترجمۂ کنز الایمان: ہرجان کوموت چکھنی ہے۔

(پ٤،ال عمران:١٨٥)

اور میں موت کا مزہ چکھ چکا ہوں۔اور فرماتا ہے

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ج تم میں سے ہر ایک جہنم کی سیر کرے گا۔

(پ١٦،مریم:٧١)

اور میں جہنم کی سیر بھی کر آیا ہوں۔اور فرماتا ہے:

وَمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ﴿٤٨﴾ اور وہ لوگ جنت سے کبھی نہ نکالے جائیں گے ۔

(پ١٤،الحجر:٤٨)

اب میں جنت میں آ گیا کیوں جاؤں؟ حکم ہوا ''میرا بندہ ادریس (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سچا ہے اس کو چھوڑ دو۔''

(الجامع الاحکام القران للقرطبی،المریم،تحت الایۃ٥٦،٥٧،ج٦،ص٣٥،٣٦)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات

عرض : حضرت خضر علیہ السلام کی لِقا (یعنی ملاقات) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے یا نہیں؟

ارشــــاد : لِقا ثابت ہے ﴿پھر فرمایا﴾ کس نبی کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لِقا نہ ہوئی؟ سب اولین وآخرین وانبیاء و مرسلین نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیت المقدس میں نماز پڑھی۔

(ملخصا،تفسیر الطبری،بنی اسرائیل تحت الایۃ ۱، الحدیث ۲۲۰۱۴، ج۸،ص۴)

حضرت جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ ؎

درآں مسجد امام انبیاء شد　　صف پیشیناں راپیشوا شد

نماز اَسرا میں تھا یہی سِر عیاں ہوں معنی اوّل آخر

کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے

﴿پھر فرمایا﴾ یہاں تمام انبیاء اور مُرسَلین کے ساتھ نماز پڑھی اور "بَیۡتُ الۡمَعۡمُور" میں سب انبیاء اور امت مرحومہ نے بھی۔ کچھ لوگ پہلی صف میں تھے کچھ دوسری کچھ تیسری اور کچھ ان صفوں میں تھے جو بیت المعمور کے باہر تھیں، فرق مَراتِب میں تھا، اُن میں کچھ کے کپڑے سپید (یعنی سفید) تھے اور کچھ کے میلے۔ سپید والے صالحین ہیں اور میلے ہم جیسے گنہگار، پڑھی سب نے بیت المعمور میں۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی،جماع ابواب المبعث، باب الدلیل علی ان النبی......الخ،ج۲، ص۳۹۴،ملخصا)

تکبیرِ تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھا کر چھوڑ دینا کیسا؟

عرض : حضور بعض لوگ تکبیرِ تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیتے ہیں پھر نیت باندھتے ہیں؟

ارشاد : نہیں چاہیے، بلکہ بعض لوگ تو پہلوانوں کی طرح جھٹکا بھی دیتے ہیں۔

بد بودار دوائی لگاکر مسجد میں جانا

عرض : حضور مسجد میں بدبو کے ساتھ نہ جانا چاہیے، اگر کوئی دوا بدبودار لگائی ہو تو کیا کرے؟

ارشاد : کھجلی (یعنی خارش) وغیرہ میں اگر گندھک وغیرہ لگائی ہو تو مسجد کی حاضری معاف ہے۔

اِستِفتاء کے متعلق سائل کے دھوکے

ایک صاحب فرائض (یعنی وراثت) کا ایک اِستِفتاء (یعنی مسئلہ) لائے کہ سوتیلی ماں کی اولاد کو ترکہ پہنچتا ہے یا نہیں؟

www.sirat-e-mustaqeem.com

اس نے کہا، ایک بار تو اورزور کرلوں پھر جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ زور کرہی رہا تھا، بالآخر زمین دھنسی اور وہ مرد وعورت دونوں زمین میں چلے گئے۔ وَالْعیاذ باللّٰہ تَعَالٰی (شرح الصدور،باب عذاب القبر،ص ۱۸۱ ملخصاً)

کس کس کے بدن کو مٹی نہیں کھاتی؟

عرض : وہ کون کون ہیں جن کے بدن کو زمین نہیں کھاتی ؟

ارشاد : حافظ بشرطیکہ عمل کرتا ہو قرآن پر، بہتیرے قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور قرآن اُنہیں لعنت کرتا ہے۔

رُبَّ تَالِی الْقُرانِ وَالْقُرانُ یَلْعَنُہٗ بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ قرآن ان پر لعنت کرتا ہے۔ ت

اور عالمِ دین اور شہید فی سبیل اللہ اور ولی اور وہ کہ درود شریف بکثرت پڑھا کرتا ہو اور وہ جسم جس نے کبھی **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی نافرمانی نہ کی اور وہ مؤذن جو بلا اجرت اذان دیا کرتا ہو۔

مؤذن کا بلا اجرت اذان دینے کا ثواب

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ''جو بلا اُجرت سات برس محض **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی رضا کے لیے اذان دے ''کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بَرَاءَ ةً مِنَ النَّارِ'' اللہ تعالیٰ اس کے لئے نار سے براءت (یعنی خلاصی) لکھ دیتا ہے۔''

(سنن ابن ماجه، كتاب الاذان، باب فضل الاذان، الحديث ۷۲۷، ۷۲۸، ج ۱، ص ۴۰۲)

قادیانی کا احادیث گھڑنا

عرض : یہ حدیث ہے۔

وَلَوْ کَانَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی حَیَّیْنِ حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام اگر زندہ ہوتے تو

مَا وَسِعَهُمَا اِلَّا اِتِّبَاعِی انہیں میرے اتباع کے سوا گنجائش نہ ہوتی۔

ارشاد: یہ قادیانی ملعونوں کا حدیث پر اِفترا اور زیادت (یعنی اضافہ) ہے حدیث میں اتنا ہے:

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَلَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا مَا وَسِعَهٗ	اگر موسیٰ (علیہ السلام) زندہ ہوتے تو انہیں
اِلَّا اتِّبَاعِي	کچھ گنجائش نہ ہوتی سوا میری اطاعت کے۔

(شعب الایمان للبیهقی،باب فی الایمان بالقران ، الحدیث۱۷۷،ج۱،ص۲۰۰)

افترا بھی کیا اور کال نہ کٹا، ان کا مقصود اس افتراء سے وفاتِ مسیح ثابت کرنا ہے اور جب وفات ثابت ہوجائے گی تو ان کے نزدیک نزول نہ ہوگا تو ایک مثل کا (یعنی ان کی طرح کے ایک انسان کا) نزول ماننا پڑے گا۔ حالانکہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات حقیقی حسی دنیوی ہے۔

حیات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ثبوت میں احادیث مبارکہ

صحیح حدیث میں ہے:

اِنَّ اللّٰـهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ	بیشک **اللہ** تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام
تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ	کے اجسام کھانا حرام فرمادیا ہے تو **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ)
حَيٌّ يُرْزَقُ	کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں۔

(سنن ابن ماجه،کتاب الجنائز،باب ذکر وفاته......الخ،الحدیث۱۶۳۷،ج۲،ص۲۹۱)

دوسری صحیح حدیث میں ہے:

اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ	انبیاء (علیہم السلام) سب زندہ ہیں اپنی
يُصَلُّوْنَ	قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں۔

(مسند ابی یعلی،مسند انس بن مالك،الحدیث۳۴۱۲،ج۳،ص۲۱۶)

حیات انبیاء کا منکر گمراہ ہے

اگر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات مان بھی لی جائے تو ان کی موت بلکہ تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لیے صرف آنی (یعنی ایک پل کے لئے) ہے ایک آن کو موت طاری ہوتی ہے۔ یہ مسئلہ قطعیہ، یقینیہ، ضروریات مذہب اہلسنّت سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہے، اس کا منکِر نہ ہوگا مگر بد مذہب گمراہ۔ تو پھر عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہی ہیں ان کا نزول مُمتنع کیونکر ہوگیا۔

چار انبیاء کرام علیہم السلام کو ابھی تک وعدۂ الٰہیہ نہیں پہنچا

﴿پھر فرمایا﴾ چار انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وہ ہیں جن پر ابھی ایک آن کے لیے بھی موت طاری نہیں ہوئی۔ دو آسمان پر سیدنا ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام[1] اور سیدنا عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام، اور دو زمین پر سیدنا الیاس علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام۔(الاصابة فی تمییز الصحابة، حرف الخاء المعجمة، باب ما وردفی تعمیره، ج ۲، ص ۲۵۲) ہر سال حج میں یہ دونوں حضرات جمع ہوتے ہیں، حج کرتے ہیں، ختمِ حج پر زمزم شریف کا پانی پیتے ہیں کہ وہ پانی ان کو کفایت کرتا ہے سال بھر کے طعام وشراب (یعنی کھانے، پینے) سے۔(الاصابة فی تمییز الصحابة، حرف الخاء المعجمة، باب ما وردفی تعمیره، ج ۲، ص ۲٦٤)

روزہ کے لئے نیت ضروری ہے

عرض : صومِ وصال[2] تو غیرِ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ناجائز ہے۔ پھر جب یہ سال بھر کچھ نوش نہیں فرماتے ہیں تو سال بھر کا صوم (یعنی روزہ) متصل ہوا۔

ارشاد : صوم میں نیت ضروری ہے بغیر نیت کے روزہ نہیں ہوتا۔

ایامِ تشریق میں روزہ رکھنے کا حکم

عرض : ایامِ تشریق (یعنی ۹ تا ۱۳ ذی الحج) وعید الفطر میں کچھ نہ کچھ کھانا ضروری ہے؟

ارشاد : ان ایام میں روزہ حرام ہے کھانا ضروری نہیں۔ روزہ ایک ماہ کا فرض ہے اور کھانا کسی روز کا فرض نہیں۔[3]

روزہ کے لئے اِفطار ضروری نہیں

عرض : روزہ کے لیے تو افطار "رکن" ہے بغیر افطار کے روزہ نہیں ہوسکتا؟

---

[1] : "عَلٰی اَحَدِ الْقَوْلَیْنِ کَمَا سَبَقَ" ۱۲ مؤلف غفرلہٗ

[2] : روزہ رکھ کر افطار نہ کرنا اور دوسرے دن پھر روزہ رکھنا۔ (بہارِ شریعت، ج ۱، حصہ ۵، ص ۹٦٦)

[3] : یعنی علی التعیین ۱۲ مؤلف غفرلہ